حضرت بابا محمّد علی رینہ رحمۃ اللہ علیہؒ

کشمیر کو اولیاء کی سرزمین کہا جاتا ہے اس سرزمین کو خالق کائینات نے کئی اولیاء اور کئی مدبّر و مفکّر شخصیات سے زینت بخشی ہے جن کو علمی اور روحانی اعتبار سے بھی ایک اونچا مقام حاصل رہا ہے جنھوں نے اللہ کے بندوں کو اللہ کے دین کی طرف لانے میں شب وروز اپنے آپ کو وقف کر کے رکھا تھا تاریخ کی کتابوں کی ورق گردانی سے یہ بات عیاں ہو جاتی ہے کہ کسی زمانے میں سرزمین کشمیر جاہلیت اور لادینیت کے سمندر میں غرق تھی لیکن رب کائینات نے مذکورہ بالا جیسی شخصیات سے کام لیکر اپنے نازل کردہ دین (دین اسلام) کو دنیا کے دوسرے ممالک کی طرح سرزمین کشمیر میں بھی اس کی اشاعت کا کام شروع کروایا۔ حضرت بابا محمّد علی رینہ رحمۃ اللہ علیہ کا شمار بھی انہی برگزیدہ شخصیات میں ہوتا ہے۔

حضرت بابا محمّد علی رینہؒ کا وطن پرگنہ کامراج کا موضع تجر ہے۔ صغر سنّی سے علم حاصل کرنے کا بے حد شوق تھا اسی ذوق وشوق نے بعد میں انہیں عارف کے مقام تک پہنچایا۔ آپ نے ابتدائی تعلیم وتربیت کشمیر میں ہی حاصل کی اور کچھ عرصے تک حضرت بابا داؤد خاکی کا تلمذ اختیار کیا۔ علم کے بیحد شوق نے انہیں بہت سے اسلامی ممالک کے سفر پر نکلنے کے لیئے آمادہ کیا یہی وجہ ہے کہ ان کی زندگی کا اکثر اور اہم حصّہ اپنے وطن سے دور بیرونی (اسلامی ممالک) ممالک میں گذرا۔ ''ھدایت المخلصین'' کے مصنف (شیخ حیدر تیلہ مولیٰ) کے مطابق آپ بارہ سال تک اپنے وطن سے باہر رہے

Scanned with CamScanner

اور مختلف علوم سے استفادہ کیا۔ وہ لکھتے ہیں:

''.....وشیخ مذکور در مرتبہ اول تا دوازدہ سال بولایت ھند و عرب و روم وغیرہ سیار بود و تحصیل علوم فقہ وغیرہ بیحد در عرب کرد۔''[1]

بابا محمّد علی رینہؒ نے علوم عربی میں خاصطور پر فقہ اور احادیث میں کافی مہارت حاصل کی تھی۔ یہی وجہ ہے کہ آپ اپنے زمانے میں عربیت کی تعلیم میں ماہر تھے نظم ونثر دونوں سے بخوبی واقف تھے خواجہ اسحٰق قاریؒ نے انہی سے عربی کی تعلیم پائی۔ ''ھدایت المخلصین'' کے مصنف یوں رقمطراز ہے:

'....مخدوم شیخ محمّد علی رینہؒ کسی عزیز و بزرگ است و در علوم عربیت بسیار ممتاز است چنانچہ پارۂ از علوم عربی خدمت خواجہ اسحٰق قاری از خدمت ایشان تحصیل کردہ است۔''[2]

خواجہ اسحٰق قاریؒ خود بھی اپنی تصنیف ''چلچلۃ العارفین'' میں اس کا اعتراف یوں کرتے ہیں:

''....و پارۂ از علم احادیث نظم از خدمت مخدوم الاولیاء وقدوۃ الکملاء حضرت شیخ محمّد علی رینہ مطالعہ نمودم۔''[3]

حضرت بابا علی رینہؒ کی شخصیت کئی صفات سے متصف تھی اوّلاً آپ کو حضرت سلطان العارفین شیخ حمزہ قدّس سرّہٗ کے برادر عینی ہونے کی سعادت حاصل تھی اس بات کا اعتراف ایک طرف وہ خود کرتے ہیں اور دوسری طرف اس کے معاصرین نے بھی اسکا بخوبی طور پر اعتراف کیا ہے اگرچہ بعض تذکرہ نگاروں نے اس میں شک وشبہ کا اظہار کیا ہے۔ بابا علی رینہؒ کے دور کے مصنّفوں نے سلطان العارفین شیخ مخدوم حمزہ

Scanned with CamScanner

قدّس سرّہٗ کے چند ایسے واقعات درج کئے ہیں جن میں سلطان العارفین شیخ مخدوم حمزہ قدّس سرّہٗ خود بھی بابا علی رینہ کو اپنا برادر حقیقی تسلیم کرتے ہیں۔ حضرت بابا محمّد علی رینہؒ نے خود بھی اپنی تصنیف ''تذکرۃ العارفین'' میں اس بات کو واضح طور پر قلمبند کیا ہے۔ یہاں پر ان کتابوں کی عبارات کو نقل کرنا مناسب سمجھتا ہوں جن سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ حضرت بابا محمّد علی رینہؒ، حضرت مخدوم شیخ حمزہ قدّس سرّہٗ کے سگے بھائی تھے۔

حضرت میر شیخ سیّد حیدر تیلہ مولیٰ اپنی تصنیف ''ھدایت المخلصین'' میں یوں درج کرتے ہیں:

''۔۔۔۔شیخ محمّد علی رینہ کہ وی برادر حقیقی واخ عینی محبوب العالم حضرت مخدوم شیخ حمزہ است۔'' ۴

حاجی غلام محی الدین مسکین جو اگرچہ بعد کے مؤرخین میں شمار ہوتے ہیں نے اپنی تصنیف ''تاریخ کبیر'' کے جلد اوّل میں یوں قلمبند کیا ہے:

''۔۔۔شیخ محمّد علی رینہ برادر نامور سلطان العارفین بود۔'' ۵

''چلچلۃ العارفین'' میں خواجہ اسحٰق قاری نے اسطرح درج کیا ہے:

۔۔شیخ محمّد علی رینہ کہ وی برادر عینی حضرت مخدوم سلمھم اللہ فی الدنیا والاخرہ۔'' ۶

احمد بن صبور نے اپنی تصنیف ''خوارق السالکین'' میں یوں قلمبند کیا ہے:

''۔۔۔علی رینہ برادر سلطان الاولیاء حضرت مخدوم شیخ حمزہ بود۔'' ۸

اسکے علاوہ حضرت بابا محمّد علی رینہؒ خود اپنی تصنیف ''تذکرۃ العارفین'' میں اپنا تعارف اسطرح کراتے ہیں:

Scanned with CamScanner

''۔۔۔۔فیقول العبد الضعیف الفقیر الخیف علی ابن عثمان کشمیری ساکن الاصل قریۂ تجر که مولد وطن این غریب است ، قدیمی موصوف به رینه که در کشمیر آنرا بحسب ونسب مخصوص دارند و برادر حقیقی این حقیر که مرشد کامل من و زمانه و زمانیان است ، غوث الاعظم وقطب العالم۔۔۔۔۔است۔'' ۹

مذکورہ بالا چند سطور سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ حضرت بابا محمّد علی رینہؒ ، سلطان العارفین حضرت مخدوم شیخ حمزہ قدّس سرّہٗ کے سگے بھائی تھے۔

جیسا کہ اوپر ذکر کیا گیا ہے کہ حضرت بابا محمّد علی رینہؒ کے معاصر مصنّفین نے لکھا ہے کہ ان کی زندگی کا اکثر اور ایک اہم حصّہ اپنے وطن اصلی سے باہر گذرا ہے۔ان کی تصنیف ''تذکرۃ العارفین'' کے مطالعے سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ ان کے باہر رہنے کا مقصد تحصیل علوم تھا اسکے علاوہ حضرت بابا محمّد علی رینہؒ کو اپنے مرشد کامل یعنی حضرت مخدوم شیخ حمزہ قدّس سرّہٗ نے مختلف مما لک میں موجود اولیاء اللہ اور مختلف علماء کرام سے ملاقات اور کسب فیض حاصل کرنے کا مشورہ دیا تھا اس سفر کے دوران حضرت بابا محمّد علی رینہؒ نے بہت سے مصائب برداشت کئے لیکن عظیم المرتبت شخصیات سے شرف ملاقات اور استفادہ حاصل ہوا۔حضرت بابا محمّد علی رینہؒ اپنی تصنیف ''تذکرۃ العارفین'' میں اس سفر سے متعلق اپنے حالات خود بیان کرتے ہیں۔لحاظہ ''تذکرۃ العارفین'' کے مطالعے کے بعد یہ بات بالکل واضح ہو جاتی ہے کہ حضرت بابا محمّد علی رینہؒ نے باضابطہ طور پر اس سفر کا آغاز حضرت نورالدین ریشیؒ کے آستان عالیہ جو کہ چرار شریف میں واقع ہے، سے کیا ہے۔ ۱۰

اسکے یکے بعد دیگرے مختلف مما لک میں مختلف اولیاء کرام اور علماء کرام سے

Scanned with CamScanner

ملاقاتیں ہوئی ہیں۔ چرار شریف کے بعد لاہور کا رخ کیا اور وہاں پہنچ کر شیخ احمد غوثؒ جو مجرداور خلوت گزین اور لوگوں سے کم ملتے جلتے تھے سے ملاقات کا شرف حاصل ہوا اور ان سے کسب فیض حاصل کیا۔ لاہور میں قیام کے بعد مکّہ معظّمہ کا رخ کیا اس سفر کے دوران حضرت بابا محمّد علی رینہؒ چوروں کے اسیر بھی ہوئے۔ رہائی کے بعد مکّہ معظمہ پہنچ کر حج کا فریضہ انجام دیا۔ حضرت بابا محمّد علی رینہؒ نے تین بار حج کا فریضہ انجام دیا۔

مکّہ معظّمہ میں حضرت بابا محمّد علی رینہؒ نے تقریباً ایک سال تک قیام کیا اور مختلف خدمات انجام دیتے رہے اسکے بعد آپ مدینہ منوّرہ تشریف لے گئے وہاں اس وقت کے جیّد عالم دین ملا عبدالرّحیم سے ملاقات کا شرف حاصل ہوا ملا عبدالرّحیم سلیم الفطرت انسان تھے ان سے حضرت بابا محمّد علی رینہؒ نے احادیث معتبرہ کی تحصیل کی۔ اور حضرت بابا محمّد علی رینہؒ نے تین سال کا ایک لمبا عرصہ ان کی خدمت میں گذارا اور کسب فیض کیا۔ مدینہ منوّرہ میں تین سال کے قیام کے بعد حضرت بابا محمّد علی رینہؒ نے شام کا رخ کیا۔ شام میں آپ کی ملاقات ایک اور عظیم المرتبت اور باطنی کمال حاصل رکھنے والی شخصیت شیخ نور محمّد شامی سے ملاقات نصیب ہوئی۔ شیخ نور محمّد شامی علوم ظاہری و باطنی، صاحب کشف و کرامات اور عالی مقام رکھتے تھے۔ حضرت بابا محمّد علی رینہؒ ان کی خدمت میں دو ہفتے تک رہیا وران سے بھی کسب فیض کیا۔ اسکے بعد اپنے سفر کو جاری رکھتے ہوئے شام سے یمن کا رخ کیا یمن میں حضرت بابا محمّد علی رینہؒ کو کئی مصائب کا سامنا کرنا پڑا اور کئی روز فاقے میں گذارے۔ اسکے بعد کنعان تشریف لے گئے اور کنعان کے بعد گزینان کا بھی سفر کیا وہاں سے بصرہ کا رخ کیا اور

Scanned with CamScanner

بصرہ میں قیام کے دوران خواجہ سقنا طیس سے ملاقات ہوئی۔خواجہ سقنا طیس ایک بہت ہی بڑا تاجر اور دولت مند انسان تھا۔خواجہ سقنا طیس ، حضرت بابا محمّد علی رینہؒ کی پرہیز گاری ،مصاحبت اور ریاضت سے کافی متاثر ہوا انہوں نے حضرت بابا محمّد علی رینہؒ کی خدمت میں کافی تحایف اور نذرانے پیش کئے لیکن حضرت بابا محمّد علی رینہؒ نے کمال غیرت کا مظاہرہ کرتے ہوئے یہ سب لینے سے انکار کیا۔خواجہ سقنا طیس نے بابا صاحبؒ کا یہ دین پسندانہ مزاج اور فطرتِ حلیمہ دیکھ کر اسے اپنے بیٹے کا اتالیق مقرر کیا جو بہت ہی حسین وجمیل ہونے کے ساتھ ساتھ بہت ہی ذہین بھی تھا۔حضرت بابا محمّد علی رینہؒ نے ان کی تعلیم وتربیت کی۔کئی معتبر کتابوں کے ساتھ ساتھ خواجہ حافظؔ شیرازی کا دیوان بھی پڑھایا۔خواجہ سقنا طیس نے جب حضرت بابا محمّد علی رینہؒ کا مزاج، پرہیزگاری، علمی معیار،فطرتِ حلیمہ اور دوسرے اچھے عادات دیکھ کر انکے ساتھ بیعت کرنے کا اظہار خیال کیا اور ان کو اپنا پیر ومرشد تسلیم کیا حضرت بابا محمّد علی رینہؒ نے خواجہ سقنا طیس کے گھر میں تقریباً ایک سال تک قیام کیا۔اسکے بعد حضرت بابا محمّد علی رینہؒ پھر سے سفر کے لئے نکل پڑے اور یہاں سے اب بغداد کا رخ کیا خواجہ سقنا طیس اپنے فرزند ارجمند سمیت بابا صاحبؒ کے ساتھ بغداد کے سفر میں شانہ بہ شانہ رہے۔بغداد پہنچ کر ان کی ملاقات مخدوم الآفاقی خواجہ شیخ محمّد طاقی جو شیخ الشیوخ کے فرزندوں اور پوتوں میں سے تھے سے ہوئی۔حضرت بابا محمّد علی رینہؒ نے یہاں خواجہ سقنا طیس اور اسکے فرزند دونوں کو شیخ محمّد طاقی کا مرید بنایا۔حضرت بابا صاحبؒ نے تین سال تک بغداد میں قیام فرمایا۔ان تین سالوں میں ایک سال حضرت شیخ الشیوخ حضرت شیخ شہاب الدین سہروردیؒ کے آستان عالیہ میں کافی خدمات انجام

دیگر گذارا۔ اسکے بعد حضرت شیخ سید عبدالقادر جیلانیؒ کے آستانہ عالیہ میں ایک سال رہے اور یہاں بھی مجاورت اور دوسرے خدمات انجام دئے۔ اسکے بعد حضرت امام اعظم ابوحنیفہ نعمان علیہ الرّحمہ کے آستان عالیہ تشریف لے گئے اور ایک سال تک یہاں بھی کافی خدمات انجام دئے۔ ۱۲

حضرت بابا محمد علی رینہؒ نے مذکورہ بالا ممالک کے علاوہ اور بھی کئی ممالک کا سفر کیا آپ نے سمرقند کا بھی سفر کیا اور وہاں پر مولانا سعدالدین سے ملاقات کی۔ مولانا سعدالدین ایک عالم دین تھے ان سے حضرت بابا محمد علی رینہ نے تصوف کی کچھ کتابیں پڑھیں اور ''شرح رموز'' نامی ایک کتاب کا درس بھی لیا۔ ۱۳

حضرت بابا محمد علی رینہؒ اسلامی ممالک کی سیر و سیاحت کے بعد جب پھر سے اپنے وطن اصلی کشمیر تشریف لائے تو اپنے برادر اعظم حضرت سلطان العارفین مخدوم شیخ حمزہ قدس سرّہٗ کے پاس تربیت حاصل کرنے کی غرض سے گئے لیکن مرشد کامل نے انہیں شیخ حیدر تیلہ مولیؒ کے زیر تربیت رکھا۔ شیخ حیدر تیلہ مولیؒ نے بابا صاحبؒ کو خلوت میں ریاضت و عبادت میں محو رہنے کی تلقین کی۔ بابا صاحبؒ نے حضرت شیخ میر حیدر تیلہ مولیؒ سے ہی خرقۂ ارشاد حاصل کیا۔ ۱۴

الغرض حضرت بابا محمد علی رینہؒ ایک عالم دین ہونے کے ساتھ ساتھ ایک اچھے عارف بھی تھے آپ اپنی زندگی کے کئی مراحل کو پھاندتے ہوئے بالآخر مرشدی کے مقام کو پہنچے۔ آپ کی تاریخ ولادت کی طرح تاریخ وفات بھی معلوم نہیں ہے البتہ آپ پرگنۂ زینہ گیر میں اپنے آبائی گاؤں تجر میں ہی مدفون ہیں۔ ۱۵

جیسے کہ پہلے ہی ذکر کیا جاچکا ہے کہ حضرت بابا محمد علی رینہ کو عربی علوم پر کافی دسترس

Scanned with CamScanner

حاصل تھی، آپ علم حدیث، فقہ اور تفسیر پر کامل دستگاہ رکھتے تھے فارسی زبان میں بھی آپ کو پورا عبور حاصل تھا ''تذکرۃ العارفین'' فارسی زبان میں آپ کا ایک نثری شاہکار ہے اس کتاب ''تذکرۃ العارفین'' کے مطالعہ سے یہ بات بھی سامنے آجاتی ہے کہ حضرت بابا محمد علی رینہؒ اور تین کتابوں کے بھی مصنف ہیں لیکن بدقسمتی سے یہ تینوں کتابیں آج ناپید ہیں۔ یہ تین کتابیں ''مرکز الابرار، نسیم الاحرار اور جواہر النکات کے ناموں سے ان کی کتاب ''تذکرۃ العارفین'' میں درج ہیں۔ ان میں پہلی دو کتابوں کا ذکر ''تذکرۃ العارفین'' میں یوں درج ہے:

''------ چنانچہ از مردان آبی قدری در رسالۂ محیط کہ از ترتیب دادۂ احقر است مذکور شدہ و جمعی از مردان خاکی نیز ہستند کہ این ہر دو طایفہ نسبت ارادت حضرت مخدوم شیخ حمزہ رحمۃ اللہ علیہ دارند، از آنہا نیز در ''مرکز الابرار'' کہ آن نیز از تصنیف فقیر است مرقوم است و جمعی از مردان ہوا کہ قدری از مقامات آنہا در ''نسیم الاحرار'' کہ آن نیز از تالیفات احقر است و آنہا از مریدان حضرت مخدوم ما است، تحریر گردیدہ است تا معلوم طالبان گردد۔'' ۱۶

''جواہر النکات'' جو مذکورہ بالا کتابوں میں حضرت بابا محمد علی رینہؒ کی آخری تصنیف ہے اس کتاب (نسیم الاحرار) کے بارے میں بابا صاحبؒ نے اپنی شاہکار تصنیف ''تذکرۃ العارفین'' میں کچھ اسطرح ذکر کیا ہے:

''------ کہ مخدوم شیخ حمزہ منم و ترا (بابا علی رینہؒ) بمریدی گرفتم و حوالہ بتربیت میر شیخ حیدر تیلہ مولی نمودم درین صورت صورتِ میر مسطور بظہور آمد و من بمشاہدۂ آن نیز مشرف گشتہ و بقبولیتِ ایشان سربلندی یافتہ محظوظ بودم و طریق تربیت

Scanned with CamScanner

میرِ مسطور و بعضی اطوار کہ از امر پیر دستگیر مخدوم العالم حضرت مخدوم قدّس سرّہٗ بخدمتِ میر رسیدہ بود ہمہ را یکجا در ''جواہر النکات'' کہ نسخۂ از تصنیفِ فقیر حقیر است مذکور کردم۔'' ۱۷

حضرت بابا محمّد علی رینہؒ کی تصانیف میں صرف ایک ہی تصنیف ''تذکرۃ العارفین'' دستیاب ہے۔انکی یہ کتاب فارسی نثر کا ایک عظیم شاہکار ہے۔بارہ ابواب پر مشتمل یہ کتاب کئی اعتبار سے اپنی اہمیت کی حامل ہے۔اولاً مصنف نے اس کتاب میں اپنے برادر حقیقی محبوب العالم حضرت مخدوم شیخ حمزہ قدّس سرّہٗ اور انکے چند مشہور و معروف مریدوں کے حالات و واقعات درج کیۓ ہیں جن میں محبوب العالم حضرت مخدوم شیخ حمزہ قدّس سرّہٗ کے چند کرامات کا بھی تفصیل کے ساتھ ذکر ہوا ہے۔

دوّم یہ کہ اس کتاب میں مصنّف نے سلسلۂ سلطانیہ جس کے بانی حضرت مخدوم شیخ حمزہ قدّس سرّہٗ ہیں کے اصول وضوابط اور اہم شرائط مثلاً، راہ سلوک، ریاضت و عبادت، درودواذ کار، زہدوتقویٰ اور معرفتِ الٰہی کے حصول کے تمام پہلوؤں پر تفصیل کے ساتھ روشنی ڈالی ہے اسکے علاوہ مصنّف نے اس کتاب میں اپنے اُن حالات کا بھی ذکر کیا ہے جو راہِ سلوک میں اُن کے ساتھ پیش آۓ ہیں۔

اس کتاب کا مقصد تألیف دراصل مصنّف کا اپنے مرشدِ کامل کے اُن تمام مقامات کا بروۓ کار لانا ہے جن کا انہوں نے (بابا علی رینہؒ) خود مشاہدہ کیا ہے اور جن سے محبوب العالم حضرت مخدوم شیخ حمزہ قدّس سرّہٗ کے دیگر مرید واقف نہیں تھے چنانچہ ''تذکرۃ العارفین'' میں بابا صاحبؒ خود اسکا مقصدِ تألیف یوں لکھتے ہیں:

''۔۔۔۔۔۔ومقصود از تالیف این نسخہ تشریح مقامات حضرت مخدوم الآفاقیت

چون مشاہدہ در دیدۂ نکتہ بین گردید کہ از اولیاء آنحضرت مخدوم ہر کدامی در بیان حالات آنحضرت بر وطیر اختصار از ہزار یکی واز بسیار اندکی در نسخ خودۂ مرقوم ساختند و بیان واقعی آنچہ عیان دیدہ اند در کتابہای خویش مذکور گردانیدند واین فقیر حقیر کہ مقامات عالی مراتبات بچشم خود معاینہ کرد کجامی تواند کہ در اتمام آن سعی بلیغ نماید ودر صحیفہ کتاب نگارش دہد ودر حد ونہایت ولایت آنحضرت کہ ملک وفلک وتمام اولیاء واقفِ اسرارِ الٰہی از ادراکش عاجز واز بیانش قاصر اند فلیف این فقیر حقیر آنرا تواند مشروع ساخت ولیکن دست در تمام آن چنانچہ کردن نامناسب بود ہمچنان از اندک فرو داشتن نیز نالائقی بود علیٰ ہذا قلیلی کہ از قلیل کمتر است درین کتاب مسطور ساخت۔'' ۱۸

مصنّف نے اس کتاب کا نام ''تذکرۃ العارفین'' اسلئے رکھا کیونکہ اس میں بہت سے عرفاء کے حالات و واقعات بیان کئے گئے ہیں ان تمام حالات و واقعات اور دیگر مباحث کو مصنّف نے بارہ ابواب میں تقسیم کیا ہے جیسا کہ وہ (بابا علی رینہؒ) خود ''تذکرۃ العارفین'' میں لکھتے ہیں:

''۔۔۔این کتاب کہ مندرج از کلام عرفا است بنابر آن مسمی ''تذکرۃ العارفین'' وبدوازدہ باب مرتب،'' ۱۹

اس کتاب میں مصنّف نے فقط مقامی بزرگوں کے حالات و واقعات ہی بیان نہیں کئے بلکہ بیرون کشمیر کے جو اولیاء حضرات وادی کشمیر میں داخل ہوئے ان کا بھی ذکر کیا ہے مثلاً سلطان زین العابدین (بڈشاہ) کے زمانے میں بیرونی ممالک سے آئے ہوئے سادات کرام کے بارے میں جو اطلاعات ''تذکرۃ العارفین'' میں ملتی ہیں وہ اھل علم حضرات کے لئے معلومات کے طور پر بے حد مفید اور اہم ہیں کیونکہ ان میں

Scanned with CamScanner

بہت سے ایسے بزرگ ہیں جو مبلغ ہونے کے علاوہ فارسی اور عربی زبانوں کے صاحب قلم اور شاعر و ادیب بھی تھے۔

حضرت بابا محمد علی رینہؒ نے اپنی اس شاہکار تصنیف میں چند تاریخی اور سیاسی حالات و واقعات کو بھی درج کیا ہے جن میں سلطان غازی شاہ چک کی حضرت شیخ مخدوم حمزہ قدس سرّہٗ کے ساتھ دشمنی کے واقعات بھی شامل ہیں۔ اسکے علاوہ کشمیری سلاطین کے بارے میں بھی بڑی دلچسپ اطلاعات بہم پہنچاییں جو تحقیقی کام کے لئے قابل استفادہ ہے۔ [۲۰]

نثری کتابوں کے علاوہ حضرت بابا محمد علی رینہؒ شاعرانہ مزاج بھی رکھتے تھے اگر چہ شعروشاعری میں ان کی کوئی بھی تصنیف دستیاب نہیں ہے تاہم انکی تصنیف ''تذکرۃ العارفین'' میں انکے شعری نمونے ملتے ہیں جس سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ آپ کی طبیعت شاعری کی طرف بھی مائل تھی۔

اسکے علاوہ حضرت بابا محمد علی رینہؒ اور انکی حالاتِ زندگی پر شعبۂ فارسی کی موجودہ صدر پروفیسر ڈاکٹر سیّدہ رقیہ اور شعبۂ فارسی کے سابق صدر پروفیسر ڈاکٹر محمد صدیق نیازمند نے بھی اپنے عمدہ اور تحقیقانہ مقالوں اور کتابوں میں بہت کچھ لکھا ہے۔

Scanned with CamScanner

حواشی:۔

ا۔ شیخ حیدر رتیلہ مولی، ہدایت المخلصین فولیونمبر ۱۲۷، نسخہ نمبر ۴۹۷

۲۔ ایضاً فولیونمبر ۱۳۰

۳۔ خواجہ اسحٰق قاری، چلچلۃ العارفین فولیونمبر ۷، نسخہ نمبر ۱۸۰۰

۴۔ شیخ حیدر رتیلہ مولی، ہدایت المخلصین، فولیونمبر ۱۲۷، نسخہ نمبر ۴۹۷

۵۔ حاجی غلام محی الدین مسکین، تاریخ کبیر جلد اوّل فولیونمبر ۱۵۵، نسخہ نمبر ۲۰۴۸

۶۔ خواجہ اسحٰق قاری، چلچلۃ العارفین فولیونمبر ۷، نسخہ نمبر ۱۸۰۰

۷۔ ایضاً فولیونمبر ۳۰

۸۔ احمد بن صبور، خوارق السالکین فولیونمبر ۱۴۴، نسخہ نمبر ۲۳۰

۹۔ بابا محمد علی رینہ، تذکرۃ العارفین فولیونمبر ۱، نسخہ نمبر ۲۹

۱۰۔ ایضاً فولیونمبر ۴۵، نسخہ نمبر ۵۹۲

۱۱۔ شیخ حیدر رتیلہ مولی، ہدایت المخلصین فولیونمبر ۱۲۷، نسخہ نمبر ۴۹۷

۱۲۔ بابا محمد علی رینہ، تذکرۃ العارفین فولیونمبر ۳۲ تا ۳۴، نسخہ نمبر ۵۹۲

۱۳۔ ایضاً فولیونمبر ۲۹۰، نسخہ نمبر ۲۹

۱۴۔ احمد بن صبور، خوارق السالکین فولیونمبر ۱۴۴، نسخہ نمبر ۲۳۰

۱۵۔ ایضاً فولیونمبر ۱۴۴، نسخہ نمبر ۲۳۰

۱۶۔ بابا علی رینہ، تذکرۃ العارفین فولیونمبر ۳۱۱، نسخہ نمبر ۵۹۲

۱۷۔ ایضاً فولیونمبر ۴۸۳، نسخہ نمبر ۵۹۲

۱۸۔ ایضاً فولیونمبر ۲، نسخہ نمبر ۲۹

۱۹۔ ایضاً فولیونمبر ۲، نسخہ نمبر ۲۹

۲۰۔ ایضاً فولیونمبر ۳۳، نسخہ نمبر ۲۹

Scanned with CamScanner